بسم اللہ الرحمن الرحیم

MINKHAIR سے بنی پلکیں (EYELASHES) استعمال کرنا جائز ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا Mink کے بالوں سے بنی پلکیں (EyeLashes) لگانا، جائز ہے؟

جواب

Mink، ایک جانور ہے جسے عربی میں خَز کہتے ہیں، اس کے بالوں سے بنائی گئی پلکیں عارضی طور پر لگانا عورتوں کیلئے جائز ہے، کیونکہ خنزیر کے علاوہ ہر جاندار کے بال مطلقاً پاک ہوتے ہیں۔ اور ہر پاک چیز کا بیرونی (External) استعمال شرعاً جائز ہوتا ہے۔ لیکن یہ یادرہے! کہ ایسی پلکیں مستقل طور پر (Permanent) لگانے کی اجازت نہیں، اوراسی طرح وضو وغسل کرنے کے لئے ان پلکوں کا اتارنا بھی ضروری ہوگا، کیونکہ اس طرح کی پلکیں عموماً گوند وغیرہ کے ذریعے اصلی پلکوں کے ساتھ چپکادی جاتی ہیں اور انہیں اتارے بغیر اصلی پلکوں کو دھونا ممکن نہیں ہوتا، جبکہ وضو وغسل میں اصلی پلکوں کا ہر بال دھونا ضروری ہوتا ہے۔ ہاں! یوں بھی کیا جاسکتا ہے کہ پہلے وضو یا غسل کرلیا جائے اوراس کے بعد ان پلکوں کو لگا کر نماز پڑھ لی جائے۔

مسئلہ سے متعلق حوالہ جات درج ذیل ہیں:

خنزیر کے علاوہ ہر جاندار کے بال پاک ہوتے ہیں۔ جیسا کہ تحفۃ الفقہاء، بدائع الصنائع، بغیۃ المقتصد شرح بدایۃ المجتھد وغیرہ کتب فقہ میں ہے: واللفظ للتحفۃ الفقہاء "وأما الأجزاء التي ليس فيها دم ففي غير الآدمي والخنزير من الحيوانات ينظر إن كانت صلبة مثل الشعر والصوف والريش والقرن والعظم والسن والحافر۔۔۔ فليست بنجسة بلا خلاف بين أصحابنا ملتقطاً" یعنی: اور وہ اجزاء جن میں خون نہیں ہوتا، تو انسان اور خنزیر کے علاوہ دیگر جانوروں میں دیکھا جائے گا: اگر وہ سخت (ٹھوس) ہوں جیسے بال، اون، پر، سینگ، ہڈی، دانت، کُھر وغیرہ تو ہمارے اصحاب کے نزدیک بلا اختلاف وہ ناپاک نہیں ہیں۔ (تحفۃ الفقھاء، جلد 1، صفحہ 51، 52، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

خنزیر کے علاوہ کسی اور جانور کے بالوں سے بنی مصنوعی پلکیں لگانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "لا بأس للمرأة ان تجعل فی قرونها وذوائبها شيئا من الوبر" یعنی: عورت کو اپنے گیسوؤں اور چوٹیوں میں) اونٹ یا خرگوش وغیرہ (کے نرم بال لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد 6، صفحہ 373، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

ہر پاک چیز کا بیرونی (External) استعمال شرعاً جائز ہوتا ہے۔ چنانچہ فتاوی رضویہ شریف میں سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "شراب حرام بھی ہے اور نجس بھی، اس کا خارج بدن پر بھی لگانا، جائز نہیں اور افیون حرام ہے، نجس نہیں، خارج بدن پر اس کا استعمال جائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 198، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اسی میں ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "افیون نشہ کی حد تک کھانا حرام ہے اور اسے بیرونی علاج، مثلاً ضماد و طلاء میں استعمال کرنا یا خوردنی معجونوں میں اتنا قلیل حصہ داخل کرنا کہ روز کی قدر شربت نشے کی حد تک نہ پہنچے، تو جائز ہے۔" (فتاوٰی رضویہ، جلد 23، صفحہ 574، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وضو و غسل میں اصلی پلکوں کا ہر بال دھونا ضروری ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں امام اہلسنت ضروریاتِ وضو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "پلک کا ہر بال پورا (دھونا ضروری ہے)۔ بعض اوقات کیچڑ وغیرہ سخت ہو کر جم جاتا ہے کہ اس کے نیچے پانی نہیں بہتا، اس کا چھڑانا ضرور ہے۔" (فتاوٰی رضویہ، جلد 1، صفحہ 598، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: محمد ساجد عطاری

مصدق: مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: NRL-0471

تاریخ اجراء: 29 شعبان المعظم 1447ھ/18 فروری 2026ء